65

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۲۵/۶۰	۷ شوال ۱۳۹۱ھ ۲۶ نبوت ۱۳۵۰ ہش ۲۶ نومبر ۱۹۷۱ء	نمبر ۲۷۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستان کے ہر فرد کو سمجھ لینا چاہیئے کہ اُس نے یا تو عزت اور فتح کی زندگی بسر کرنی ہے یا اُس نے عزت اور فخر کی موت مرنا ہے

یہی وہ راستہ ہے جس پر ہر شریف اور باغیرت انسان کو چلنا چاہیئے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چند ضروری ارشادات

"پاکستان کے ہر مسلمان مرد اور عورت کو سمجھ لینا چاہیئے کہ اُس نے یا تو عزت اور فتح کی زندگی بسر کرنی ہے یا عزت اور فخر کی موت اُس نے مرنا ہے۔ یہی ایک راستہ ہے جس پر ہر شریف انسان کو چلنا چاہیئے کہ یا وہ دشمن پر فتح پائے یا عزت کی موت مَرے"۔ ......

"اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ۔ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ۔ اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ کے الفاظ گو ایک رنگ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر چسپاں ہوتے ہیں مگر ایک رنگ میں آج پاکستان کے ہر فرد کے سامنے یہ الفاظ رہنے چاہئیں۔ اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ خدا نے آپ لوگوں کو ایک آزاد حکومت دیدی ہے جس میں اسلامی طریقوں پر عمل کرنے کا آپ لوگوں کیلئے موقعہ ہے۔ اب اِس دوسرے حصّے کو پورا کرنا مسلمانوں کا کام ہے کہ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ وہ اللہ تعالیٰ سے دُعائیں کریں، عبادتیں بجالائیں اور اپنی زندگی کو اسلامی زندگی بنائیں۔ اسکے ساتھ ہی وُہ اپنے ملک اور اپنی قوم اور اپنے مذہب کی عزت بچانے کیلئے ہر قربانی کرنے کیلئے تیار ہو جائیں۔ یہ دو چیزیں ایسی ہیں کہ اگر مسلمان ان پر عمل کرلیں تو اللہ تعالیٰ ان سے وعدہ کرتا ہے کہ اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ وہ دشمن جو آج انہیں کچلنا چاہتا ہے، خود کُچلا جائیگا۔ وہ دشمن جو انہیں تباہ کرنا چاہتا ہے خود تباہ ہو جائیگا۔ صرف اس احسان کے بدلے جو اللہ تعالیٰ نے اُن پر کیا ہے کہ اُس نے انہیں کوثر بخشا۔ اللہ تعالیٰ ان سے دو باتیں چاہتا ہے۔ ایک یہ کہ وُہ اپنا دین درست کرلیں اور عبادت اور دعاؤں اور ذکر الٰہی میں مشغول ہو جائیں۔ اور دُوسرے یہ کہ وُہ اپنے دین اور مذہب کے لئے ہر قسم کی قربانیاں پیش کریں۔ جب وُہ ایسا کرلیں گے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ یہ مت خیال کرو کہ تم تھوڑے ہو، یہ مت خیال کرو کہ تم کمزور ہو۔ اگر اس جذبہ اور نظریہ اور ایمان سے تم کھڑے ہوگے تو خُدا بے غیرت نہیں، خُدا بے وفا نہیں، وہ چھوڑے گا نہیں جب تک وُہ اس زبردست دشمن کو جو تم پر حملہ کر رہا ہے تباہ اور برباد نہ کردے"۔

"...... مَیں اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتا ہوں کہ وُہ ہر احمدی مَرد اور عورت کو اور دُوسرے مُسلمانوں کو بھی اپنی ذمہ داری سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے"۔

(منقول از قیام پاکستان اور ہماری ذمہ داریاں" صفحہ ۵۲ تا ۵۶)

اخبار احمدیہ

ربوہ - ۲۵ نبوت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۲۴ نبوت کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ۔ احباب حضور کی صحت و عافیت کے لئے التزاماً دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ - ۲۵ نبوت - حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے۔ الحمدللہ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت و سلامتی کے لئے بھی دعائیں جاری رکھیں۔

حضور ایدہ اللہ آئندہ اتوار کو ملاقات نہیں فرمائیں گے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اہم دینی اور جماعتی کاموں میں مصروف ہونے کے باعث آئندہ اتوار (۲۸ نبوت مطابق ۲۸ نومبر) کے روز احباب سے ملاقات نہیں فرما سکیںگے احباب مطلع رہیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

ایک ضروری تصحیح

روزنامہ الفضل مورخہ ۱۸ نبوت (نومبر ۱۹۷۱ء) میں ان مخلصین کی ایک فہرست شائع ہوئی ہے جنہوں نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے وعدے سو فیصد پورے کر دئے ہیں۔ سہو کتابت سے روپے کی جگہ "پونڈ" لکھ دیا گیا ہے۔ اسے روپے پڑھا جائے۔

ویسے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان روپوں میں ہی اتنی برکت دے کہ وہ پونڈ کی قیمت سے بھی بڑھ جائیں۔ آمین

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

تعلیم القرآن کلاس ۱۹۷۱ء کا ضمنی امتحان

وہ طالبات جو لگاتار چار۔ تین یا دو سال سے تعلیم القرآن کلاس کا امتحان دے رہی ہیں اور مجبوری کی وجہ سے اس سال شریک نہ ہو سکیں، ان کا ضمنی امتحان یکم دسمبر صبح نو بجے لجنہ اماء اللہ کے دفتر میں منعقد ہوگا۔ صرف ربوہ کی طالبات کا۔ بیرونی طالبات کو جن کی طرف سے اطلاع آگئی ہے پرچے بھجوائے جارہے ہیں۔ وہ اپنی صدر صاحبہ یا امیر صاحب مقامی سے رجوع کرکے امتحان دیں۔

خاکسار
مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ نبوت ۱۳۵۰ ہش

جذبۂ محبّت اور جذبۂ انتقام سے کام لینے کا وقت

بھارت نے اپنے پٹھوؤں کے ذریعہ مشرقی پاکستان کو علیحدہ کرنے کی ناپاک سازش میں بُری طرح ناکام ہونے کے بعد بالآخر اعلانِ جنگ کئے بغیر مشرقی پاکستان پر بھرپُور حملہ کر دیا ہے اور ہماری بہادر افواج اِسوقت دشمن کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے میں مصروف ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کی گھناؤنی جارحیت کا مُنہ توڑ جواب دے رہی ہیں۔

پاکستان، اسلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر حاصل کیا گیا تھا۔ جیسا کہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے ۱۷ر جولائی ۱۹۴۸ء کو ایک تقریر میں فرمایا تھا حصولِ پاکستان کے لئے ہماری جد و جہد اِس لئے نہیں تھی کہ ہم اپنے لئے گھر مانگتے تھے بلکہ ہماری جدّ و جہد اِس لئے تھی کہ اِس برِّ صغیر میں ہمارے آقا اور سردار حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی گھر نہیں تھا، ہم ایک زمین چاہتے تھے جسے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زمین کہا جا سکے، ہم ایک ملک چاہتے تھے جسے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ملک کہا جا سکے، ہم ایک حکومت چاہتے تھے جسے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت کہا جا سکے۔ الغرض یہی اصل محرک پاکستان کے مطالبہ کا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے قائدِ اعظم کی زیرِ قیادت مسلمانوں کی کوششوں میں برکت ڈالی اور انہیں معجزانہ کامیابی سے نوازا۔ چنانچہ پاکستان کی اسلامی مملکت کا قیام عمل میں آیا اور اس طرح برِّ صغیر میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا ایک گھر تعمیر ہوا یعنی ایک ملک اور ایک حکومت ایسی معرضِ وجود میں آگئی جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا ملک اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی حکومت ہے۔ اِس لحاظ سے پاکستان کی سرزمین کا چپّہ چپّہ مقدّس ہے اور اِس کی حفاظت ہم میں سے ہر ایک کا نہایت درجہ مقدّس فریضہ ہے۔

بھارت نے ہمارے آقا محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے اِس مُلک پر پُوری طاقت کے ساتھ بھرپُور حملہ کیا ہے اور اُس کی مسلح افواج نے آنحضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے اِس مُلک کی مقدس سرزمین پر اپنے ناپاک قدم رکھنے کی جسارت کی ہے۔ اِس مقدّس سرزمین پر اُن کے ناپاک قدموں کو کہیں بھی جمنے نہ دینا اور کسی بھی قربانی سے دریغ نہ کرتے ہوئے انہیں فنا کر ڈالنا اور بچے کھچوں کو نکال باہر کرنا ہم سب کا مقدس فریضہ ہے۔ اِس سلسلہ میں جہاں ہماری مایۂ ناز افواج سرحدوں پر دشمن کیساتھ نبرد آزما ہیں اور دفاعِ وطن کا فریضہ کمال فرض شناسی سے جان جوکھوں میں ڈال کر ادا کر رہی ہیں، پوری قوم کا یہ اوّلین فرض ہے کہ وہ متحد ہو کر سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جائے اور اِس طرح ہم دشمن ہی نہیں ایک دُنیا پر آشکار کر دکھائیں کہ اپنے مقدس وطن کی خاطر ہمارا بچّہ بچّہ کٹ مرنے کے لئے تیار ہے۔

یہ وہ وقت ہے کہ جب ہمیں جذبۂ حُبّ وطن اور جذبۂ انتقام کے زیرِ اثر اپنے مقدس وطن کی سرزمین کا دفاع کمال بے جگری سے کرنا ہے۔ یہ دو جذبے ایسے ہیں کہ ان کے بروئے کار آنے پر قلّت تعداد اور قلّت وسائل کا سوال درمیان سے اُٹھ جاتا ہے اور قوموں کا حوصلہ اور انکی طاقت حیران کُن حد تک بڑھ جاتی ہے اور ایسے ایسے کارہائے نمایاں سرانجام دینا ان کے لئے ممکن ہو جاتا ہے بظاہر حالات جنکی انجام دہی ناممکن نظر آتی ہے اور دُنیا ان کی انجام دہی پر ورطۂ حیرت میں پڑے بغیر نہیں رہتی۔ امام جماعت احمدیہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قیامِ پاکستان کے معاً بعد کے زمانہ میں قوم کو آنیوالے خطروں سے آگاہ کرتے ہوئے انہیں اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ اِس نئی مملکت کے دفاع کیلئے ہر دم تیار رہنے کی تلقین فرمائی تھی اور اِس ضمن میں جذبۂ محبّت اور جذبۂ انتقام سے کام لینے اور اِس طرح اپنی طاقت کو بڑھانے پر خاص زور دیا تھا۔ چنانچہ آپ نے ۱۷ر جولائی ۱۹۴۸ء کو کوئٹہ میں پاکستان کے مستقبل پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا تھا:۔

"درحقیقت دُنیا میں دو ہی چیزیں طاقت اور قوّت کو بڑھاتی ہیں، جذبۂ محبت یا جذبۂ انتقام۔ مائیں جذبۂ محبت کی وجہ سے بعض دفعہ ایسے ایسے کام کر جاتی ہیں جو عام حالات میں بالکل ناممکن نظر آتے ہیں۔ اِسی طرح جب کسی کو شدید صدمہ پہنچتا ہے، تب بھی اُسکے انتقام کا جذبہ تیز ہو جاتا ہے۔ اِسی وجہ سے محبت اور انتقام کے جذبہ کو جنون کہتے ہیں کیونکہ جنون کی حالت میں مجنون کی طاقتیں بہت بڑھ جاتی ہیں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جب بدر کی جنگ ہوئی تو مسلمانوں کی طرف سے صرف تین سو تیرہ آدمی اس جنگ میں شریک تھے اور وہ بھی بالکل بے سروسامان اور ناتجربہ کار۔ لیکن دشمن کا ایک ہزار سپاہی تھا اور وہ سارے کا سارا تجربہ کار آدمیوں پر مشتمل تھا۔ ابھی جنگ شروع نہیں ہوئی تھی کہ ابو جہل نے ایک عرب سردار کو بھجوایا اور اُسے کہا کہ تم یہ اندازہ کر کے آؤ کہ مسلمانوں کی تعداد کتنی ہے۔ وہ واپس گیا تو اُس نے کہا میرا اندازہ یہ ہے کہ مسلمان تین سو اور تین سو پچیس کے قریب ہیں۔ ابو جہل اس پر بہت خوش ہوا اور کہنے لگا ہم نے تو میدان مار لیا۔ اُس نے کہا اے میری قوم بے شک مسلمان تھوڑے ہیں لیکن میرا مشورہ یہی ہے کہ مسلمانوں سے لڑائی نہ کرو کیونکہ اے میری قوم مَیں نے اُونٹوں پہ آدمی نہیں بلکہ موتیں سوار دیکھی ہیں یعنی مَیں نے جس شخص کو بھی دیکھا اُس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ آج مَیں نے مر جانا ہے یا مار دینا ہے۔ اس کے سوا اور کوئی جذبہ اُن کے دلوں میں نہیں پایا جاتا۔

گویا اِس جذبۂ انتقام نے مسلمانوں کو ایسی طاقت دیدی کہ ایک شدید ترین دشمنِ اسلام نے بھی اُن کے چہروں سے پڑھ لیا کہ اب وہ اِس میدان سے واپس نہیں لوٹیں گے سوائے اِس کے کہ وہ کامیابی حاصل کر لیں یا اِس جگہ لڑتے ہوئے جان دیدیں۔ جب یہ جذبات کسی قوم میں پیدا ہو جاتے ہیں تو وہ اسے عام سطح سے بہت اُونچا کر دیتے ہیں"۔

(بحوالہ الفضل ۱۴ر اگست ۱۹۶۸ء)

دشمن نے پاکستان کی مقدس سرزمین پر اعلانِ جنگ کئے بغیر پوری قوت کے ساتھ بھرپور حملہ کر کے ہماری غیرت اور حمیّت کو للکارا ہے۔ جذبۂ حُبِّ وطن اور جذبۂ انتقام کے زیرِ اثر آج پوری قوم میں جنون کی کیفیت پیدا ہو جانی چاہیئے اور بحمد اللہ تعالیٰ قوم میں یہ کیفیت دشمن کی مسلسل ننگی اور کھُلی جارحیت کے پیشِ نظر پیدا ہو چکی ہے۔ یہ کیفیت انشاء اللہ العزیز ہماری طاقت اور قوّت میں حیران کن اضافہ کا موجب ہوگی اور دشمن کو پتہ لگ جائے گا کہ اس کا مقابلہ اُس کے اپنے جیسے انسانوں سے نہیں بلکہ بپھرے ہوئے شیروں سے ہے۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ جہاں ہماری بہادر افواج نے اپنے سے کئی گنا زیادہ طاقتور دشمن کے دانت کھٹے کرنے میں جان کی بازی لگا رکھی ہے وہاں ہم اپنی اپنی جگہ بڑی سے بڑی قربانی دینے کے لئے تیار رہیں اور ساتھ کے ساتھ راتوں کو اُٹھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر دُعائیں کریں کہ وُہ اس آڑے وقت میں پاکستان کی بہادر افواج کی مدد فرمائے اور آسمان سے فرشتے نازل کر کے اسلام کے اس قلعہ اور حصن حصین کی خود حفاظت فرمائے اور اس پر جارحانہ حملہ کرنے والے دشمن کے ساتھ وُہی معاملہ کرے جو اُس نے اصحاب الفیل کے ساتھ کیا تھا۔

ہمارا خدا اب بھی وُہی معاملہ کرے گا بشرطیکہ ہم جذبۂ محبت اور جذبۂ انتقام سے کام لیتے ہوئے ہر قربانی پیش کرنے کے لئے تیار رہیں اور اُس پر بھروسہ کرتے ہوئے اُس کے حضور درد و الحاح کے ساتھ دُعاؤں میں لگ جائیں کیونکہ ہم کمزور ہیں لیکن ہمارا خدا کمزور نہیں ہے۔ اُس کو سب قدرت اور طاقت حاصل ہے۔ وُہ بڑے سے بڑے اور طاقتور سے طاقتور دشمن کو چشم زدن میں فنا کر سکتا ہے۔ اَے خدا! اے رحیم اور مشکل کُشا تُو ایسا ہی کر۔ آمین

حلال کمائی کا بہترین پیسہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے حلال کمائی کا بہترین پیسہ اُس پیسہ کو قرار دیا ہے جو بعض مخصوص کاموں پر خرچ ہو۔ کمایا ہوا مال خرچ کرنے کے نقطۂ نگاہ سے وہ مخصوص کام کون سے ہیں؟ چنانچہ حضرت ثوبان رضؓ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کے آزاد کردہ غلام تھے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

بہترین پیسہ جو انسان خرچ کرتا ہے وُہ ہے جو وہ اپنے اہل و عیال پر خرچ کرتا ہے یا اللہ کی راہ میں پالے جانیوالے جانور کو کھلانے پلانے پر خرچ کرتا ہے یا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو جہاد میں اسکے شریک کار ہیں اُن پر خرچ کرتا ہے۔ (مسلم کتاب الزکوٰۃ)

خود جہاد میں شریک ہونیکے برابر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے طریق کی نشاندہی فرمائی ہے کہ جسے اختیار کر کے ایک ایسا انسان جو خود جہاد میں شریک نہ ہو سکتا ہو وہ عملاً شریک نہ ہونے کے باوجود شریک ہی سمجھا جائے وہ طریق کیا ہے؟ حضرت زید بن خالد جہنی رضؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنیوالے کو سامان دیتا ہے اور تیاری میں اسکی مدد کرتا ہے تو اس کا ثواب ایسا ہے جیسے وہ خود جہاد کے لئے گیا۔ اور جو شخص مجاہد فی سبیل اللہ کی عدم موجودگی میں اسکے اہل و عیال کا خیال رکھتا ہے اور خیر خواہی کا سلوک کرتا ہے تو وہ بھی جہاد میں شامل ہے۔ (بخاری کتاب الجہاد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انڈونیشیا

مذہبی معاشرتی اور جغرافیائی حالات کا مختصر جائزہ

مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب فاضل مبلغ جماعت احمدیہ مقیم جوگجاکرتا انڈونیشیا

افق مشرق میں اس وقت ایک ملک بڑی شان و شوکت اور بڑی سرعت کیساتھ ابھر رہا ہے اور وہ ملک انڈونیشیا ہے۔

انڈونیشیا دنیا کا ساتواں اور مشرق بعید میں چین کے بعد سب سے بڑا ملک ہے جو پانچ ہزار کلو میٹر لمبے اور دو ہزار کلومیٹر چوڑے رقبے میں پھیلا ہوا ہے اور کوئی تین ہزار جزائر پر مشتمل ہے اس کی آبادی پاکستان کی آبادی کے قریب قریب ہے جس کی بڑی اکثریت مسلمان ہے۔

بڑے بڑے جزائر جاوا۔ سماٹرا کالیمنتان (بورنیو) سلاویسی (سلیبس) اور مغربی ایران (نیوگنی) ہیں

ملک کی آبادی کا اکثر حصہ جاوا میں آباد ہے جو ان بڑے جزائر میں سے سب سے چھوٹا ہے۔ اس جزیرہ کی وسعت نیویارک سٹیٹ سے چار گنا ہے جب کہ سماٹرا کا رقبہ انگلستان سے تین گنا ہے۔ کالیمنتان کا رقبہ فرانس سے دوگنا "اسلاویسی مجمع الجزائر" کا رقبہ جرمنی کے کل رقبے سے ڈیڑھ گنا ہے۔ مغربی ایران کا رقبہ سپین پرتگال بلجیم اور ہالینڈ کے مجموعی رقبے کے برابر ہے اور سارے مجمع الجزائر انڈونیشیا کا رقبہ کل یورپ کے رقبہ کے برابر ہے۔

قدرتی وسائل اور ذخائر کے لحاظ سے بھی یہ ملک مجموعی طور پر کل یورپ کے ذخائر سے کم نہیں بلکہ زیادہ ہی ہوگا۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ ملک، اپنی معدنیات اور اپنے قدرتی ذخائر کے لحاظ سے دنیا کے امیر ترین ملکوں میں سے ہے۔

جس طرح اس ملک کے معدنی ذخائر فراوانی کے ساتھ ہیں اسی طرح خاص خاص اشیاء کی پیداوار کے لحاظ سے بھی یہ ملک قابل ذکر ہے۔ ربڑ۔ چائے۔ کافی۔ تمباکو اور ناریل عام ہے۔ کونین کی پیداوار دنیا میں سب سے زیادہ ہے۔ گرم مصالحے بھی خاصے پیدا ہوتے ہیں۔ تیل بہت ہیں۔ چاول یہاں کی عام پیداوار ہے اور یہی غذا کا اہم جزو ہے۔ چاول پیداوار کے لئے پانی کی بہت ضرورت ہوتی ہے۔ اور یہ امر حیرانی کا باعث ہے کہ پانی کے چشمے پہاڑ کی چوٹیوں تک بھی پہنچے ہوئے ہیں اور چاولوں کے ہرے بھرے کھیت سیڑھیوں کی شکل میں پہاڑ کی بلندیوں تک، خوشنما منظر پیدا کرتے ہیں۔ جنگلات بھی خاصی وسعت کے ساتھ ہیں جہاں سے ملکی ضرورت کے لئے بلکہ برآمد کرنے کے لئے بھی نہایت اعلیٰ قسم کی لکڑی دستیاب ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ زیر زمین ذخائر میں سے ٹین اور پیٹرول خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

انڈونیشیا انتظامی لحاظ سے ابھی ابتدائی مراحل میں سے گزر رہا ہے اور اپنے ملکی ذخائر کو پوری طرح زیر استعمال میں نہیں لا سکا۔ جس کی وجہ سے اقتصادی لحاظ سے ابھی اپنے معیار پر نہیں۔ مگر اس کے باوجود اس ملک کی طبعی دولت قرضوں کے حصول کے لئے بجائے خود کافی ضمانت ہے — اور مغربی ممالک دل کھولکر اپنا سرمایہ اس ملک میں لگا رہے ہیں جاپان۔ جرمنی۔ امریکہ اور فرانس کا تجارتی تعلق اس ملک سے بہت ہے۔ ان کے علاوہ اس ملک کے تجارتی تعلقات آسٹریلیا کنیڈا اور ہالینڈ سے خاصے ہیں کپاس اس ملک میں نہیں ہوتی۔ اسلئے کپڑا تو اسے قریباً سارا ہی باہر سے درآمد کرنا پڑتا ہے۔ باقی ضرورت کی اشیاء کے لئے یہ ملک کم و بیش خود کفیل ہو سکتا ہے۔

خط استوا اس ملک کے درمیان سے گزرتا ہے ملک کا اکثر حصہ پہاڑی ہے اور سرسبز شاداب ہے۔ بارش بھی کثرت سے ہوتی ہے پانی کی فراوانی ہے۔ ملک کے دلکش اور حسین و دلفریب نظارے اور سبزہ زار اس کثرت کے ساتھ ہیں کہ اس کی نظیر بہت کم کہیں کسی اور جگہ ہوگی۔ گذشتہ دنوں ہالینڈ کے پرنس برنارڈ یہاں آئے تو اس ملک کی دلفریبیوں میں کھو گئے انہوں نے کہا کہ انکا خیال تھا میکسیکو بہت خوبصورت ملک ہے۔ مگر اب انہیں احساس ہوا کہ انڈونیشیا کا ملک بڑا خوبصورت ہے۔

اسلام سے تعلق

انڈونیشیا سے مسلمانوں کا تعلق بہت پرانا ہے۔ عرب تاجر چین جایا کرتے تھے ان کا آٹھویں صدی عیسوی میں یہاں سے گزرنا ثابت ہے۔ اسکے بعد پھر گجرات کاٹھیاوار کے مسلمان تاجروں سے تعلق قائم ہوا۔ جس کے بعد اسلام کا چرچا اول اول تیرھویں صدی میں ہوا اور پھر چودھویں۔ پندرھویں اور سولھویں صدی میں زیادہ گجرات ہی کے مجاہدین کے ذریعہ سے اسلام کی تبلیغ ہوئی جو اول تو تجارت کی غرض سے یہاں آئے تھے۔ مگر پھر وہ یہیں کے ہو گئے اور اپنی زندگیاں اسلام ہی کے لئے ساری وقف کر دیں حتیٰ کہ سولھویں صدی تک ملک اکثریت اسلام کی آغوش میں آگئی

اسلام کے قبل یہاں ہندو اور بدھ تہذیب کا دور دورہ تھا۔ جس کے آثار آج بھی جا بجا مندروں وغیرہ کے کھنڈرات کی شکل میں ملتے ہیں۔ بالی کے جزیرہ میں تو اب بھی ہندو اکثریت ہے اگرچہ اسکے علاوہ عام مشارکت میں اور رسوم و عادات اور خیالات پر ہندو تہذیب کا اثر مختلف شکلوں میں ظاہر ہے۔ اس ملک میں ڈچ لوگوں کی روایات کوئی ساڑھے تین سو سال پرانی ہیں جب کہ ملک ڈچ ایسٹ انڈیز کے نام سے موسوم تھا۔ ۱۷ اگست ۱۹۴۵ء کو اس ملک نے اپنی آزادی کا اعلان کیا۔

عیسائی مشن

عیسائیت کی تبلیغ تو اس ملک میں ڈچوں کے زمانہ میں بھی جاری و ساری تھی۔ مگر اب تو یوں ہوتا ہے کہ وہ سر دھڑ کی بازی لگائے بیٹھے ہیں۔ ملک کے مختلف حصوں میں ہزاروں ہزار عیسائی۔ پادریوں۔ منادوں سکول ٹیچروں اور ڈاکٹروں اور دیگر مختلف شکلوں میں بڑی جانفشانی اور محنت کے ساتھ اپنے مذہب کی تبلیغ میں مصروف ہیں اور اپنے اس مقصد کے حصول کے لئے پانی کی طرح روپیہ بہا رہے ہیں۔ ان مشنوں کا تعلق صرف امریکہ اور مغربی یورپ کے ممالک ہی سے نہیں۔ بلکہ مشرقی یورپ آسٹریلیا نیوزی لینڈ اور دیگر بہت سے ممالک سے بھی ہے۔ چینی لوگ جو یہاں کی تجارت پر بہت حد تک غالب ہیں۔ ان میں عیسائی مذہب گہرے طور پر نفوذ کر رہا ہے۔ اور وہ دھڑا دھڑ عیسائی ہو رہے ہیں۔ بلکہ نئی چینی نسل تو اکثر طور پر عیسائی ہی ہے۔ وہاں بڑی عمر کے چینی اپنے پرانے مذہب ہی کے ہمنوا ہیں اور اس مذہب کو اپنے خاتمہ کو اطمینان کا موجب سمجھتے ہیں

چینیوں میں عیسائیت قبول کرنے کی جو رو چل نکلی ہے اس کی وجہ مذہب کی حقانیت یا سچائی نہیں بلکہ کچھ اور ہی معلوم ہوتی ہے ایک وجہ عام طور پر یہ سمجھی جاتی ہے کہ چینی لوگ چونکہ باہر سے آئے ہوئے ہیں اسلئے وہ اپنے مستقبل کو اور زیادہ بہتر بنانے کیلئے کسی اچھی تنظیم سے وابستہ ہونا مفید خیال کرتے ہیں اور اس غرض سے وہ عیسائی تنظیم کا سہارا لے رہے ہیں مگر بہرحال اس کا ایک نتیجہ اور اثر ضرور ہے کہ اس سے عیسائی مشنوں کی مالی پوزیشن اور بھی مضبوط ہو جائے گی۔ عیسائی مشنوں کی خاص توجہ اس ملک میں عوام اور مسلمانوں ہی کی طرف ہے: اور وہ ہر ممکن طریق سے ان کی ہمدردی حاصل کر کے انہیں اپنی طرف کھینچنے کے لئے کوشاں ہیں۔ جس کے لئے وہ قسم قسم کے طریقے اختیار کرتے ہیں۔

اسلام کے مقابل پر جہاں تک دلائل کا تعلق ہے وہ تو ظاہر بات ہے کہ ان کے پاس نہیں ہیں اس لئے وہ اس طرف بھول کر بھی نہیں آتے بلکہ ہر ممکن طریق سے اس سے پہلو تہی اختیار کرنا چاہتے ہیں ہاں ہسپتال اور سکول وغیرہ کھول کر وہ انہیں اپنا ممنون بناتے اور اپنا اثر پیدا کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ غرباء کی مالی مدد بھی وہ مختلف طریقوں سے کرتے ہیں بلکہ اب تو تجارتی فرسل اور انڈسٹری کی طرف بھی ان کی توجہ خاص طور پر ہو رہی ہے تا وہ عوام کے لئے کام مہیا کر کے انہیں اپنے اثر کے نیچے لائیں۔

ایک کوشش ان کی یہ بھی ہوتی ہے کہ اچھے مسلم گھروں سے شادی بیاہ کا تعلق قائم کریں اور اس طرح آہستہ آہستہ انہیں اپنے قریب لائیں چنانچہ بہت سی ایسی مثالیں ملتی ہیں کہ شادی کے نتیجہ میں لڑکا یا لڑکی جو پہلے مسلمان تھے اب عیسائیت کی آغوش میں ہیں۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کے فقید المثال نظام کا نیا سال

غلبۂ اسلام کے لئے مالی جہاد میں حصہ لینے کے خدام کے لئے خداداد مواقع

(مکرم منور شمیم صاحب خالد۔ مہتمم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

"اللہ تعالیٰ کا نام لے کر جو اپنی رحمتوں سے بے حد نوازنے والا ہے۔ میں تحریک جدید کے دفتر اول کے اڑتیسویں، دفتر دوم کے اٹھائیسویں اور دفتر سوم کے ساتویں سال کا اعلان کرتا ہوں"

ان بابرکت الفاظ کے ساتھ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۹ اخاء ۱۳۵۰ ہش (اکتوبر ۱۹۷۱ء) کو تحریک جدید کے نئے سال کا آغاز فرمایا۔ الحمد للہ کہ خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے تحریک جدید کے ایک اور سال کے افتتاح پر جماعت احمدیہ کے افراد کو اپنے پیارے آقا کی آواز پر لبیک کہنے کی توفیق دی اور اس طرح خدا تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا کے حصول کے بیش از بیش مواقع پیدا فرمائے اللہ تعالیٰ ہم سب خدام کو تحریک جدید کے مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر قربانیوں کی توفیق دے اور انہیں قبول فرمائے آمین۔

واضح رہے کہ اسلام کی سنہری تعلیم کو ساری دنیا پر محیط کرنے کی عظیم الشان مہم تحریک جدید کے نظام کے تحت حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نومبر ۱۹۳۴ء میں خدائی منشاء اور القاء سے جاری فرمائی تھی اور اس مقصد کو عملی شکل دینے کے لئے احباب جماعت سے سب سے پہلا مطالبہ ۲۷ ہزار کا کیا گیا۔ لیکن احباب نے جس جوش و خروش سے اس مالی جہاد میں حصہ لیا اس کا اندازہ اس حقیقت سے کیا جا سکتا ہے کہ چند یوم ہی میں جماعت نے تقریباً ۹۸ ہزار روپیہ جمع کر کے حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ بلاشبہ ہم سے پہلوں نے قربانیوں کے میدان میں ایسی عظیم الشان روایات قائم کی ہیں کہ جو رہتی دنیا تک بطور مثال پیش کی جاتی رہیں گی۔ اور آنے والی نسلیں اپنے آباء و اجداد کی ان قربانیوں کے ذکر پر فخر محسوس کریں گی۔ لیکن زندہ قومیں اپنے شاندار ماضی کے سہارے ہی زندہ نہیں رہ سکتیں۔ زندہ قوموں کو اگر اپنی ماضی کی عظمتوں کو زندہ رکھنا ہے تو لازم ہے کہ ہر نئی نسل پہلے سے بڑھ چڑھ کر درخشندہ روایات جنم دیتی رہے اور قربانیوں کے معیار میں کبھی کمی نہ آنے دے۔ دفتر اول میں شامل ہونیوالے مجاہدین کی تعداد پانچ ہزار تھی اور دس سال بعد ۱۹۴۴ء میں دفتر دوم کا اجراء ہوا تو اس میں شامل مجاہدین کی تعداد بیس ہزار تک پہنچ گئی۔ اس کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۲ر اپریل ۱۹۶۶ء کے خطبہ جمعہ میں تحریک جدید دفتر سوم کا اجراء فرمایا اور یکم نومبر ۱۹۶۵ء تاریخ آغاز قرار دی تاکہ تحریک جدید کے پہلے دو دفاتر کی طرح دفتر سوم بھی حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کی طرف منسوب کیا جا سکے۔ دفتر سوم کے اجراء کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

"تمام جماعتوں کو ایک باقاعدہ مہم کے ذریعہ نوجوانوں، نئے احمدیوں، اور نئے کمانیوالوں کو دفتر سوم میں شمولیت کے لئے تیار کرنا چاہیئے۔ دوست جانتے ہیں کہ جہاں ہر سال خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت بڑھتی ہے اور نئے احمدی ہوتے ہیں۔ وہاں ہزاروں احمدی بھی ایسے ہوتے ہیں جو نئے نئے کمانا شروع کرتے ہیں یہ ہماری نئی پود ہے اور ان کی تعداد کافی ہے کیونکہ بچے جوان ہوتے ہیں تعلیم پاتے ہیں اور پھر کمانا شروع کر دیتے ہیں اور باہر سے بھی ہزاروں کمانے والے احمدیت میں شامل ہو رہے ہیں۔ اس طرح ہمیں کافی تعداد میں ایسے احمدی مل سکتے ہیں جو دفتر سوم میں شامل ہوں۔ ہمارا یہ کام ہے کہ ہم ان کو اس طرف متوجہ کریں تاکہ وہ عملاً دفتر سوم میں شامل ہو جائیں"

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا مندرجہ بالا ارشاد تمام احباب جماعت پر عمومی رنگ میں مگر خدام پر خصوصی ذمہ داریاں عائد کرتا ہے۔ ہم میں سے ہر ایک خادم کو چاہیئے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آگے بڑھے اور تحریک جدید کے مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے۔ اس سلسلہ میں کسی طرح بھی تاخیر نہیں ہونی چاہیئے۔ اسلام اور احمدیت کی ساری دنیا میں اشاعت کی اہم ذمہ داری ہم میں سے ہر ایک پر عائد ہوتی ہے اور ہمیں اپنی اپنی حیثیت کے مطابق مقدور بھر اس عظیم الشان مہم میں حصہ لینا ہوگا تبھی ہم خدا تعالیٰ کے حضور سرخرو ہو سکیں گے اس سرخروئی کی خاطر ہمیں اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہیئے۔

تمام خدام کو تحریک جدید کے مالی جہاد میں بالضرور حصہ لینا چاہیئے اور اس سلسلہ میں معیاری وعدے کرنے چاہئیں۔ معیاری وعدہ سے مراد ماہانہ تنخواہ کا کم از کم پانچواں حصہ بطور سالانہ چندہ تحریک جدید ہے۔ البتہ جو خدام طالب علم ہوں یا بے روزگار ہوں انہیں کم از کم سالانہ شرح چندہ یعنی مبلغ دس روپے ادا کر کے اس جہاد میں شامل ہونا چاہیئے اور جہاں یہ بھی مشکل معلوم ہو وہاں دو یا تین خدام مل کر بھی چندہ ادا کر سکتے ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ ہر خادم کو اس عظیم الشان جہاد میں شریک ہونے کا احساس دلایا جائے تاکہ جب وہ بڑے ہو کر اپنے پاؤں پر کھڑے ہوں تو ان میں تحریک جدید کی طرف سے عائد ہونے والی ذمہ داریوں کا احساس پوری طرح بیدار ہو اور وہ معیاری چندہ دینا اپنا فرض سمجھتے ہوں۔ بہرحال اس سلسلہ میں تمام مجالس کو پوری جدوجہد بروئے کار لا کر تمام خدام سے وعدہ جات حاصل کرنے چاہئیں اور کوئی خادم ایسا نہ رہ جائے جس سے تحریک جدید کے وعدہ کے حصول کے سلسلہ میں رابطہ پیدا کر کے پہلے وعدہ اور پھر وصولی نہ کی گئی ہو اور اگر وعدہ کے ساتھ ہی وصولی ہو جائے تو اس سے بہتر اور کیا صورت ہو سکتی ہے۔ یہاں یہ نکتہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اصل خرچ وہی ہے جو خدا تعالیٰ کی راہ میں کیا جاتا ہے اور اس خرچ میں تاخیر کرنا قطعاً مناسب نہیں خدا تعالیٰ کی راہ میں بڑھ چڑھ کر خرچ کرنے سے اور بلا تاخیر قربانیاں کرنے سے ہم ان گنت انعامات کے وارث قرار پاتے ہیں۔ لہذا لازم ہے کہ خدام تحریک جدید کے نئے سال کے وعدہ جات پیش کریں اور ادائیگی بھی جلد از جلد ہونی چاہیئے۔ تا اشاعت و غلبہ اسلام کی کوششوں کو دنیا کے وسیع تر علاقوں اور قوموں تک پھیلایا جا سکے۔ اس سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کا مندرجہ ذیل ارشاد ذہن میں رکھنا چاہیئے۔

"تحریک جدید کا کام بنیادی اہمیت کا کام ہے اور ہماری ضرورتیں دن بدن بڑھ رہی ہیں ان بڑھتی ہوئی ضرورتوں کو پورا کرنا اور کرتے رہنا یہ جماعت کا فرض ہے اور جماعت کو اس طرف توجہ دینی چاہیئے اور اللہ تعالیٰ جس حد تک توفیق دے اپنے مالوں کو (جو دراصل اپنے نہیں) اس کے حضور پیش کر دینا چاہیئے"

(الفضل ۹ نبوت ۱۳۵۰ ہش)

اللہ تعالیٰ تمام خدام کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی توقعات پر پورا اترنے اور خدا تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے وارث بن کر دین و دنیا سنوارنے کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین۔

چوکیدار کی ضرورت

نصرت گرلز سکول میں ایک چوکیدار کی اسامی کے لئے ایک ہوشیار صحت مند ایماندار کی ضرورت ہے۔ تنخواہ انجمن کے مقررہ گریڈ کے مطابق ہوگی۔ رہائش کے لئے سکول کے اندر کمرہ ملے گا۔

شرائط۔ عمر ۲۵ سال سے ۴۰ سال تک۔ پرائمری پاس ہو تو اسے ترجیح دی جائے گی۔

درخواست بنام مینیجر نصرت گرلز سکول مع سفارش صدر یا امیر جماعت مقامی۔ ۱۰ر دسمبر تک ارسال کی جا سکتی ہے۔

(مینیجر نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کے بڑے بھائی چوہدری نذیر احمد صاحب کی شادی ہوئے تین سال گذر چکے ہیں۔ لیکن ابھی تک کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں نیک اور صالح اولاد سے نوازے۔ (منیر احمد مالی صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

۲۔ میرے بہنوئی مولوی عبدالسبوح صاحب کی آنکھوں کا موتیا کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔ (حافظ الطاف الرحمن ربوہ)

۳۔ میرے والد میاں محمد اسماعیل صاحب موضع جھول والے ضلع رحیم یار خاں بیمار ہیں دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

عبدالحمید ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

نوٹ :۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز درصدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں تا کہ اگر کسی کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مفصل توجیہات سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۰۵۵۲

میں عابدہ پروین چوہدری بنت صلاح الدین صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی ساکن سرگودھا ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۸/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

(۱) بالیاں طلائی ایک جوڑی وزن ایک تولہ مالیت -/۱۴۰ روپے

(۲) انگوٹھیاں طلائی دو عدد وزن ۸ ماشہ مالیت -/۱۲۰ روپے

(۳) مشین سنگر ایک عدد پرانی -/۳۰۰ روپے

(۴) ایک گھڑی کلائی۔ مالیت -/۵۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰ روپے ماہوار آمد بطور جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: عابدہ چوہدری معرفت خواجہ وسیم اینڈ کمپنی غلہ منڈی ربوہ

گواہ شد:۔ راجہ فاضل احمد ولد غلام احمد سیکرٹری تعلیم و وقف جدید جماعت احمدیہ سرگودھا۔

گواہ شد: صلاح الدین ولد مولوی نظام الدین صاحب مرحوم۔ خواجہ وسیم اینڈ کمپنی سرگودھا۔

مسل نمبر ۲۰۵۵۳

میں امۃ الودود بنت محترم مرزا ظفر احمد صاحب قوم مغل پیشہ تعلیم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی ساکن ڈھاکہ ضلع ڈھاکہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۱/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت بطور جیب خرچ -/۲۵ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ: امۃ الودود

گواہ شد: مرزا عزیز احمد ربوہ

گواہ شد: مرزا نعیم احمد۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۰۵۵۴

میں احمد خان منگلا ولد رائے اللہ بخش منگلا قوم منگلا پیشہ معلم وقف جدید عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی ساکن فیروزوالہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 9/71 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۸۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: احمد خان منگلا معلم وقف جدید فیروزوالہ ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد: مبارک احمد تنویر انسپکٹر بیت المال حلقہ گوجرانوالہ۔ گواہ شد: ماسٹر مبشر احمد قائد خدام الاحمدیہ فیروزوالہ ضلع گوجرانوالہ۔

مسل نمبر ۲۰۵۵۵

میں بشیر احمد ولد عبدالرحیم صاحب قوم جٹ بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال بیعت پیدائشی ساکن چک نمبر ۱۵۱ ڈگری ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۸/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۰۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: بشیر احمد معرفت چوہدری عبدالحمید صاحب C-8/11 ملیر کالونی کراچی۔

گواہ شد: محمد شفیع ہاشمی جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ سعود آباد۔ کراچی

گواہ شد: عبدالحمید سیکرٹری مال سعود آباد کراچی C-8/11 ملیر کالونی۔ کراچی۔

مسل نمبر ۲۰۵۵۶

میں کرامت حسین مختار ولد مختار احمد صاحب قوم کنبوہ پیشہ ملازمت عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی ساکن پرائیویٹ کوارٹر جہانگیر روڈ ویسٹ کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۷/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۲۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد: کرامت حسین مختار۔ پرائیویٹ کوارٹر عقب اولڈ الیف 2/17 - 2/16 جہانگیر روڈ ویسٹ کراچی

گواہ شد: محمد حسین مختار۔ پرائیویٹ کوارٹر عقب اولڈ الیف ۲۱۶ - ۲۱۷۔ جہانگیر روڈ ویسٹ کراچی محصل سیکرٹری اصلاح و ارشاد۔ حلقہ مارٹن روڈ

گواہ شد: ناصر احمد ناصر ولد چوہدری محمد الدین عادل نائب سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی (مارٹن روڈ ڈویژن)

دلکشا پرفیومری کمپنی آف قادیان

اس سال بھی حسب معمول بر موقعہ جلسہ سالانہ اپنی مصنوعات تیل و عطر کا سٹال گولبازار اور زنانہ نمائش گاہ میں لگا رہی ہے وہاں کے جنرل مرچنٹس سے بھی دستیاب ہوں گے۔ امسال ہماری اشیاء خاص کر عطر پچھلے سالوں سے کہیں زیادہ بہتر ہوں گے انشاء اللہ آزمائش شرط ہے۔ احباب خرید کر فائدہ اٹھائیں اور ہماری حوصلہ افزائی فرمائیں۔

نوٹ: اشیاء بذریعہ وی پی بھی سپلائی ہوتی ہیں۔

دلکشا پرفیومری کمپنی رجسٹرڈ مکان ۱۴ مین سٹریٹ ۳۵ نسبت روڈ لاہور

سابق جج ہائیکورٹ محترم شیخ بشیر احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں :۔

سرمہ حمید

بھی آنکھوں کے لئے نعمت ہے سرمہ حمید جس دن سے استعمال کرنا شروع کیا ہے آنکھوں میں چبھن نہیں رہی اور خاصا سکون میسر آگیا ہے" فی شیشی ۵۰ پیسے رسوا روپیہ

المنار دواخانہ گولبازار ربوہ

راقم ہذا ھوالشافی

جناب میجر نذیر احمد صاحب دار الصدر غربی ربوہ "پائلز کیور" (PILES CURE) کے استعمال کے بعد تحریر فرماتے ہیں :۔

"...... ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ بیماری مجھے کبھی ہوئی ہی نہ تھی دوائی کیا تھی گویا اس موذی بیماری (بواسیر PILES نامی) کے لئے اسم بامسمّٰی تھا"

دس روپے میں پائلز کیور کے چار کیپسول کا مکمل کورس ہر شہر میں اچھے دوا فروشوں سے مل سکتا ہے۔

دوا پائلز کیور PILES CURE اور دواساز کیور ریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ کا نام بار بار دیکھیں ملتے جلتے نام اور پیکنگ کے ساتھ نقلی دوا بیچنے والوں سے بچیں۔

کیور ریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور و کراچی

تقسیم کنندگان ڈاکٹر ابراہیم اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

فون نمبر میں تبدیلی

احباب کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امانت تحریک جدید ربوہ کا فون نمبر ۳ ۵۶ ہے آئندہ احباب اس فون نمبر کے ذریعہ اس دفتر سے رابطہ قائم کریں۔

افسر امانت تحریک جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مشرقی پاکستان پر تمام بھارتی حملے روک دیئے گئے

سلہٹ کی اہم سرحدی چوکی دشمن سے خالی کرالی گئی

راولپنڈی ۲۵ر نومبر۔ پاکستانی فوجیوں نے کل مشرقی پاکستان کے قریب قریب تمام محاذوں پر بھارتی فوج کے حملے روک دیئے ہیں۔ ایک سرکاری ترجمان نے کل راولپنڈی میں اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے بھارت کے اس دعوے کی تردید کی کہ بھارتی فوج نے میمن سنگھ میں کشور گنج کے مقام پر قبضہ کر لیا۔ ترجمان نے کہا کہ ہم سختی سے اس دعوے کی تردید کرتے ہیں۔ وہاں کچھ نہیں ہوا۔ ترجمان نے ایک غیر ملکی نامہ نگار کے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ بھارت کا یہ دعویٰ انتہائی مبالغہ آمیز اور غلط ہے کہ اس نے پاکستان کے ساتھ مرلیج سیل علاقہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ ترجمان نے کہا کہ بھارت نے پیر کے روز سلہٹ میں شمشیر لپد اور لاتو مار کے مقامات پر حملہ کیا تھا پاکستانی فوج نے نہ صرف اپنے مورچوں کا تحفظ کیا بلکہ حملہ آوروں پر کاری ضربیں لگائیں اور دشمن کو سخت نقصان پہنچایا بھارتی فوج ایک قدم آگے نہ بڑھ سکی۔ بھارت کے دو سو فوجی مارے گئے۔ اور ان کے بہت سے سپاہی زخمی ہو گئے۔ یہ مقامات اب بھی پاکستانی فوجیوں کے ہاتھ میں ہیں۔ سلہٹ میں چندر لپد کی چوکی دشمن سے خالی کرا لی گئی یہاں دشمن دو سو لاشیں چھوڑ کر بھاگا۔ بھارتی فوجیوں کی بڑی تعداد زخمی ہوئی۔ کومیلا کے علاقے میں بھارت کا دباؤ بڑھ رہا ہے اور چوڈا گرام اور مورچہ تی کے علاقوں میں ان کی فوج کا اجتماع بڑھ رہا ہے۔ ان مقامات پر پاکستانی فوج کی سرحدی چوکیاں ہیں منگل کے روز بھارتی فوج نے کومیلا کے شمال میں قصبہ کے مقام پر حملہ کیا تھا لیکن وہ ایک انچ زمین پر بھی قبضہ نہ کر سکی

چٹاگانگ کے علاقہ میں بھارتی فوج نے ایک مقام چٹا ہر نیا پر قبضہ کرنے کی سر توڑ کوشش کی جس کے نتیجہ میں زبردست جھڑپیں شروع ہو گئیں لیکن یہ مقام پاکستانی فوجیوں کے ہاتھ رہا۔ دشمن کے بہت سے افسر اور جوان مارے گئے اور متعدد زخمی ہو گئے۔

ترجمان نے بتایا کہ جیسور کے علاقہ میں بھارتی فوجیوں نے چوگاچھا کے علاقہ سے (جو اب ان کے قبضہ میں ہے) مزید آگے بڑھنے کی کوشش کی۔ پاکستانی فوجیوں نے دشمن کے دو ٹینک تباہ کر دیئے ترجمان نے بتایا کہ بنیاپول کے علاقہ میں بھارتی فوجیوں کی آگے بڑھنے کی کوشش ناکام بنا دی گئی۔ پاکستانی فوجیوں نے دشمن کو سخت نقصان پہنچا کر اس کے حملے کا زور توڑ دیا ہے

اخباری نمائندوں کے سوالات کے جواب میں ترجمان نے بتایا کہ جیسور کے علاقہ میں بھارتی فوجیں جو ٹینک استعمال کر رہی ہیں وہ روس کے بنے ہوئے ہیں یہ ایسے ٹینک ہیں جو پانی میں بھی استعمال ہو سکتے ہیں۔ لڑائی ایک پل کے لئے بھی نہیں تھمی۔ اور جھڑپیں پورے زور شور سے جاری ہیں۔ روسی ٹینک پی ٹی ۷۶ قسم کے ہیں۔ اس قسم کے ٹینک پاکستان کے پاس موجود نہیں

ترجمان نے بتایا کہ تمام اخباری نمائندوں کو جیسور جانے کی اجازت ہے جس کے لئے ضروری انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ تاہم جیسور کے ہوائی اڈے پر گولہ باری کا سلسلہ جاری ہے۔ اس وقت بھارت کی دس ڈویژنوں کے قریباً دو لاکھ فوجی اور سرحدی حفاظتی فوج کی ۳۶ بٹالینوں کے ۳۶ ہزار فوجی مشرقی پاکستان کے خلاف جارحانہ حملہ میں حصہ لے رہے ہیں۔

خانہ کعبہ میں پاکستان کی سالمیت کیلئے دعائیں

کراچی ۲۵ر نومبر۔ مکہ معظمہ سے ایک اطلاع کے مطابق مکہ معظمہ میں مقیم پاکستانیوں نے آج خانہ کعبہ میں پاکستان کی سالمیت اور وحدت کے تحفظ کے لئے دعائیں کیں۔

انصار اللہ کے چندہ کی نئی شرح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

تمام مجالس انصار اللہ مطلع رہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انصار اللہ کی موجودہ شرح چندہ کو نصف پیسہ فی روپیہ سے بڑھا کر ایک پیسہ فی روپیہ مقرر فرما دیا ہے۔ حضور نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹ر نبوت/نومبر ۱۳۵۰ ہش میں ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق کی پختگی صرف جوانی کی عمر سے تعلق نہیں رکھتی بلکہ انصار اللہ کی عمر سے بھی تعلق رکھتی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ خلیفہ وقت کا کام سہارا دینا بھی ہے اس لئے میں نے سہارا دے دیا اور میں نے انصار اللہ کے چندہ کی شرح دھیلے سے بڑھا کر پیسہ کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور مجھے سب کو توفیق دے۔ آخر میں حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بڑے فضل کر رہا ہے لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ انصار اللہ والے کیوں مایوس ہو جائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم پر فضل نہیں کرے گا دھیلے سے پیسہ کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے مال میں بھی برکت دے گا۔

تمام مجالس انصار اللہ کو بجٹ فارم بھجوائے جا رہے ہیں۔ انصار اللہ کا مالی سال یکم صلح/جنوری سے شروع ہوتا ہے اس لئے تمام مجالس کی طرف سے حضور کے ارشاد کی تعمیل میں نئی شرح کے ساتھ بجٹ تشخیص ہو کر ماہ فتح/دسمبر ۱۳۵۰ ہش/۱۹۷۱ء تک مرکز میں پہنچ جانے چاہئیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

دنیا میں حقیقی فوز و فلاح اور امن و سلامتی صرف اسلامی نظام خلافت ہی سے ممکن ہے

پولیٹیکل سائنس سوسائٹی کی افتتاحی تقریب میں پرنسپل چوہدری محمد علی صاحب کا خطاب

ربوہ۔ گزشتہ روز تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے پرنسپل محترم چوہدری محمد علی صاحب نے پولیٹیکل سائنس سوسائٹی کی افتتاحی تقریب پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا آج دنیا تاریکی و گمراہی کی اتھاہ گہرائیوں میں محصور ہو کر جس امن اور ترقی اور فوز و فلاح کی تلاش میں ہے وہ مختلف نظام ہائے حکومت و معاشرت اور مختلف ازموں سے ہرگز حاصل نہیں ہو سکتا بلکہ اسلام کی سنہری تعلیم پر عمل پیرا ہو کر اور اسلامی نظام خلافت کے تحت ہی اسے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

پولیٹیکل سائنس سوسائٹی کا افتتاحی اجلاس کیمسٹری تھیٹر میں منعقد ہوا۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن سے ہوا جو داؤد احمد صاحب منیر نے کی۔ بعدہ نگران مجلس پروفیسر مسعود شمیم خالد صاحب نے صدر مجلس ممتاز علی صاحب کو کرسی صدارت پیش کی اور نئے سال کے صدر کے فرائض سنبھالنے کی درخواست کی۔ جس پر نئے صدر ممتاز علی صاحب نے مجلس کے اغراض و مقاصد بیان کئے اور آئندہ سال کا پروگرام پیش کیا نیز اپنی کابینہ کے ارکان کا تعارف کراتے ہوئے اس عزم کا اظہار کیا کہ سوسائٹی ہمیشہ کی طرح آئندہ بھی اپنے پروگراموں کو بھرپور انداز میں عملی جامہ پہنائے گی۔ اس کے بعد مہمان خصوصی جناب چوہدری محمد علی صاحب پرنسپل نے تقریر کرتے ہوئے امید ظاہر کی کہ موجودہ دور میں بنی نوع انسان کو جن اخلاقی سیاسی معاشی اور دوسرے پیچیدہ مسائل کا سامنا ہے یہ مجلس ان امور و مسائل پر طالبعلموں میں صحیح فہم اور صحیح فکر کی صلاحیت پیدا کرے گی۔ آپ نے فرمایا سچے مسلمان کی حیثیت سے بنی نوع انسان کی راہبری و راہنمائی کرنے کی جو بھاری ذمہ داری ہم پر عائد ہوتی ہے اس سے حسن عہدہ برآ ہونے میں مدد دینے اور صحیح شعور پیدا کرنے کا فریضہ اس مجلس کی تمام سرگرمیوں میں پیش نظر رہنا چاہئے۔ آپ نے مختلف نظام ہائے حکومت کا جائزہ لیتے ہوئے فرمایا کہ دنیا میں صحیح طور پر امن اور سلامتی اور عزت نفس صرف اسلامی نظام خلافت کے تحت قائم کیا جا سکتا ہے باقی تمام نظام ناقص انسانی فکر کی تخلیق ہیں جو مختلف مصلحتوں کا شکار ہو کر فساد فی الارض کا باعث بنتے ہیں۔

مہمان خصوصی کی خیال افروز اور موثر تقریر کے بعد اجتماعی دعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴